رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

الله اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۰ؔ
ششماہی ۸ؔ
سہ ماہی ۳ؔ ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۷ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رات کے آخری پہر میں مومن کی اپنے رب سے مناجات

"استغفار اور تضرع ۔ اور توبہ بہت ہی عمدہ چیز ہے ۔ اور بغیر اس کے سب مذہب ہیچ اور بے سود ہیں ۔ اپنے مولیٰ پر قوی امید رکھو ۔ اور اس کی ذات بابرکات کو سب سے زیادہ پیارا بناؤ ۔ کہ وہ اپنے قوی الیقین بندوں کو ضائع نہیں کرتا ۔ اور اپنے سچے رجوع لانے والوں کو ورطۂ غموم میں نہیں چھوڑتا ۔ رات کے آخری پہر میں اٹھو ۔ اور وضو کرو ۔ اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ ۔ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو:۔

اے میرے محسن ۔ اور اے میرے خدا ۔ میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُرمعصیت اور پُرغفلت ہوں ۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا ۔ اور انعام پر انعام کیا ۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا ۔ اور احسان پر احسان کیا ۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی ۔ اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا ۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُرگناہ پر رحم کر ۔ اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما ۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش ۔ کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں ۔ آمین ۔ ثم آمین !!

مگر مناسب ہے ۔ کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں ۔ جوش دلی چاہیئے اور رقت اور گریہ بھی ۔ یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے ۔ اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے" (مکتوبات بنام ...... حضرت خلیفۃ المسیح اول صفحہ ۳۲)

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ مئی ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر میں درد اور نزلہ کی تکلیف ہے ۔ آج بطور علاج آپ کو سہل دیا گیا ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

صاحبزادی امۃ الباری بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب بعارضہ خسرہ بیمار ہے ۔ درجۂ حرارت ۱۰۵ کے قریب ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

مولوی محمد عبید اللہ صاحب اعجاز کو نمونیا ہو گیا ہے ۔ اور نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

میرے پوتے حامد احمد ابن عزیزی محمد احمد خان اور میرے نواسے انس احمد ابن عزیزی صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی پیدائش پر مجھے اور میری بیگم کے پاس احباب کی طرف سے مبارکباد کے تار اور خطوط آئے ہیں۔ جدا جدا جواب دینے سے ہم قاصر ہیں۔ اس لئے ہم اپنا شکریہ تمام احباب کو بذریعہ "الفضل" ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاٰخرہ

راقم۔ خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان

اخبار احمدیہ

سندھ کے احمدی احباب کی توجہ کے لئے

محترم جناب امیر صاحب پراونشل انجمن احمدیہ سندھ نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں یہ اعلان کر دوں۔ کہ سندھ کے کوئی بھی احمدی دوست از خود جناب امیر صاحب یا عاجز راقم سے منظوری حاصل کئے بغیر ہرگز تبلیغی ٹریکٹ شائع نہ فرمائیں۔ صورت حالات بہتر ہونے تک آئندہ جماعتی تنظام کے ماتحت ہی اشاعت کا کام ہوگا۔ لہذا سب دوست نوٹ فرمالیں۔ خاکسار محمد حسین خان پراونشل سکرٹری تبلیغ واری ٹرسکھر

درخواست ہائے دُعا

(۱) بندہ پر اور بندہ کے بال بچوں پر ایک مہلک مرض نے حملہ کیا ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار امام علی حضور پور ضلع شاہ پور (۲) میں نے اور میرے بھائی نے امتحان دیا ہوا ہے۔ بزرگان دین سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔ خاکسار عبد الحفیظ خان سلطانپورہ لاہور (۳) مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کا اکلوتا بیٹا بدستور لیا رحمہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ظہور الحسن قادیان (۴) میرے لڑکے سید انور حسین بخاری و بھانجے ریاض حسین بخاری نے امسال بی۔اے کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب و اصحاب مسیح موعود سے دعا کا خواستگار ہوں۔ اللہ تعالے ان کو کامیاب کرے

خاکسار سید تاج حسین بخاری بی۔اے۔بی۔ٹی

اعلانات نکاح

(۱) ۲۸ راپریل لاہور میں منشی غلام محمد صاحب نے میرا نکاح بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر راج بیگم بنت حکیم سلطان احمد صاحب ساکن رجوعہ ضلع گجرات سے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالی یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار احمد بخش از لاہور (۲) میرے لڑکے فضل حق غازی کا نکاح۔ عزیزہ مبارکہ بیگم بنت میاں عبد اللہ جان صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل سے بعوض مبلغ ۵۰۰ روپے ۱۴ر اپریل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان

دعائے مغفرت

۲۶ راپریل میری والدہ صاحبہ سنور (پٹیالہ) میں بعمر پچاس سال انتقال فرماگئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار نور احمد سنوری سلطان برادرز قادیان

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

یوم التبلیغ کے علاوہ اپریل میں صرف چار عام جلسے منومنٹ میدان میں کئے گئے۔ کیونکہ مولوی محمد یار صاحب ۱۵ اراپریل کو مونگھیر کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور یکم اپریل کی ہڑتال کی وجہ سے ۲۹ رمارچ سے ۴ راپریل تک ہر قسم کے جلسہ کی ممانعت تھی۔ اس لئے اور جلسے نہ ہو سکے ورنہ ہر اتوار۔ منگل اور بدھ کی شام کو منومنٹ میدان میں مولوی صاحب کی تقریریں ہوتیں۔ مجمع ہر مرتبہ بڑھتا جاتا۔ جس میں ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ شریک ہوا کرتے۔ بعض غیر احمدی اور غیر مسلموں نے تو بہت دلچسپی اور شوق کا اظہار کیا۔ اور کئی صاحبان باقاعدہ مولوی صاحب کی تقریریں سنا کرتے کئی ایسے معزز صاحبان ہیں جو نہائت شوق اور دلچسپی سے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ کلکتہ کی قوم میمن سورتی میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے۔ ہمارے نو احمدی بھائی سیٹھ عبد الستار صاحب کو احمدی ہونے کی وجہ سے خارج کیا گیا ہے۔

بہر حال ماہ اپریل میں یوم التبلیغ کے ٹریکٹ ۳۰۰۰ کے علاوہ ۹۰۷ ٹریکٹ رسالے وغیرہ وغیرہ عیسائی۔ ہندو۔ غیر احمدی اچھوتوں وغیرہ کو پہونچائے گئے۔ ۷ اخبار رسالے معزز لوگوں کو بذریعہ ڈاک بھیجے گئے۔ سن رائز انگریزی اور ریویو انگریزی بھی زیر تبلیغ معزز حضرات کو باقاعدہ بھیجے جاتے ہیں۔ عام جلسوں کے مجمع کے علاوہ ۲۲۶ اشخاص کو ان کے گھروں۔ دوکانوں۔ دفتروں یا پارکوں میں ملاقات کرکے تبلیغ کی گئی۔ ایک دو کبھی زیادہ اشخاص انجمن ہال میں تحقیق حالات وغیرہ کے لئے روزانہ آتے رہتے ہیں ؀

محمد شمس الدین جائنٹ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ انجمن احمدیہ کلکتہ

یوم تحریک جدید ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء کو منایا جائے

تحریک جدید کے متعلق ۳۰ رمئی کے جلسوں میں احباب کثرت سے شامل ہوں۔ عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔ تحریک کے مطالبات کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں

انچارج تحریک جدید قادیان

ڈیرہ غازیخان میں تبلیغ احمدیت

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ڈیرہ غازیخان میں ۱۴ اپریل ۳۷ء کو تشریف لائے۔ آپ شب و روز تربیت جماعت اور دعوت و تبلیغ میں مصروف ہیں۔ صبح آپ درس قرآن شریف دیتے ہیں۔ پھر واردین اور صادرین میں سارا دن آپ کا سلسلہ تبلیغ و تربیت جاری رہتا ہے۔ رات کو مختلف مقامات شہر میں جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں آپ کی عالمانہ تقاریر ہوتی ہیں جن سے لوگ بحمد اللہ خوب مستفیض ہو رہے ہیں ؀

خاکسار۔ محمد شریف

186
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۵۶ھ

ہر عقیدہ کے ہندوؤں کی ایک متحدہ سبھا

پراگندہ حال مسلمان سبق حاصل کریں

پنجاب ہندو سبھا کے حال کے اجلاس میں بھائی پرمانند۔ رائے سیوک رام۔ اور سر گوکل چند نارنگ ایسے ذمہ دار ہندو لیڈروں نے جو تقریریں کیں۔ وہ مسلمانان پنجاب کے لئے کئی لحاظ سے قابل توجہ ہیں۔ بھائی پرمانند جی نے ہندوؤں کو مخاطب کر کے کہا:۔

"ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہندو قوم کو ضعف پہونچے۔ اور ہندو قوم ملیامیٹ ہو جائے۔ ہندوؤں کو زندہ رکھنا۔ اور سوراج کی منزلِ مقصود تک پہونچانا اس سبھا کا مقصد ہے"

رائے سیوک رام صاحب نے کہا:۔

"ہندو سبھا ایسی جماعت ہے جس میں ہر ایک ہندو کام کر سکتا ہے۔ اور ممبر بن سکتا ہے"

ڈاکٹر سر گوکل چند نے فرمایا۔

"ہندو سبھا ہی ایسی جماعت ہے۔ جس میں بدھ۔ جین۔ سکھ۔ آریہ سماجی۔ سناتن دھرمی لیبر کیپٹل۔ غرضیکہ ہر قسم کے فرقے شامل ہو سکتے ہیں ہندو سبھا کی پالیسی یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کام کرے گی۔ جس سے تمام ہندوؤں کے مفاد کی نگہداشت ہوتی رہے۔ اس میں سوشل۔ پولیٹیکل۔ مذہبی۔ تعلیمی زراعتی۔ انڈسٹریل دلچسپیاں موجود ہیں ہندو سبھا کا بڑا مقصد ہندوؤں کی مجلسی۔ پولٹیکل۔ اور مالی حالت کو فروغ دینا ہے" (اخبار ہندو ۵۔ مئی)

کون نہیں جانتا۔ کہ ہندوؤں میں مذہبی اختلافات کی وجہ سے بیسیوں فرقے ہیں۔ اور ہر فرقہ دوسروں کے بالکل خلاف اور متضاد مذہبی عقائد رکھتا ہے۔ ان میں بحث و مباحثے بھی ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو گمراہ اور غلط کار بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ سارے کے سارے ہندو سبھا میں شریک ہیں۔ اور اپنے مشترکہ مفادات کے لئے متحدہ اور متفقہ کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ باوجود اس کے کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں ہر پہلو سے کمزور ہیں۔ ان میں نہ صرف کوئی ایسا نظام نہیں۔ جو مشترکہ مفادات کے لئے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کرے۔ بلکہ اس قسم کے لوگ موجود ہیں۔ جو یہ کوشش کرنا اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ کہ جن مسلمانوں سے ان کو اختلاف ہو۔ ان سے مسلمان کہلانے کا حق ہی چھین لیں۔ اور جگہ جگہ یہ زہر پھیلائیں۔ کہ فلاں فرقہ کے لوگوں کو وہ خدمات بھی سرانجام نہ دینے دیں۔ جن کا فائدہ عام مسلمانوں کو پہونچ رہا ہے۔

ممکن ہے۔ کہا جائے۔ ایسے کوتاہ اندیش اور ناسمجھ کون ہو سکتے ہیں۔ جو اس قسم کی بے ہودگی کے مرتکب ہوں۔ مگر کیا احرار جماعت احمدیہ کے خلاف اسی مقصد کو لے کر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ اور جگہ جگہ انہوں نے عام مسلمانوں کو مشتعل کر کے یہی کوشش نہیں کی۔ کہ احمدیوں کو مسلمانوں کے سیاسی معاشرتی۔ تعلیمی۔ اور دیگر عام معاملات میں حصہ لینے سے روک دیں۔ پھر انہوں نے حکومت سے یہ مطالبہ نہیں کیا۔ اور اب تک نہیں کر رہے۔ کہ وہ احمدیوں کو مسلمان ہی نہ سمجھے۔ بلاشبہ یہ نہایت ہی لغو اور مضحکہ خیز مطالبہ ہے۔ حکومت کو یہ اختیار ہی کہاں ہے۔ کہ کسی کو کسی مذہب کی طرف منسوب ہونے سے روک دے۔ لیکن یہ مطالبہ کیا تو گیا۔ اور محض اس لئے کیا گیا۔ کہ جہاں احمدیوں کا دخل ہو۔ وہاں خود غرض۔ قوم فروش اور نفس پرست لوگوں کی دال نہیں گل سکتی۔

اب مسلمانانِ پنجاب ایک طرف ہندوؤں کی ان سرگرمیوں کو دیکھیں۔ جو ہر خیال ہر عقیدہ۔ اور ہر رنگ کے ہندوؤں کو متحد کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اور جن کا نتیجہ بالفاظ ڈاکٹر نارنگ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ "اگر ہندوستان کے ۲۵ کروڑ ہندو سنگھٹت (متحد) ہو کر ایک جماعت بن جائیں۔ تو انگلینڈ جرمنی۔ فرانس۔ اٹلی کی چار طاقتیں مل کر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں"

اور دوسری طرف ان غدارانِ قوم اور ملت فروش بد اندیشوں کی جد و جہد دیکھیں جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان جو پہلے ہی پراگندہ حال ہیں۔ اپنے مشترکہ مفادات کے لئے کبھی متحد نہ ہو سکیں۔ کیونکہ اس میں انہیں اپنی موت نظر آتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا مسلمانوں کا کام ہے کہ انہیں اپنی ساری قوم کو موت یا انتہائی درجہ کی ذلت میں مبتلا کرنا منظور ہے۔ یا خود غرض اور نفس پرست لوگوں کے پنجۂ استبداد سے رہائی حاصل کرنا۔ ذرا غور تو فرمائیے۔ وہ لوگ جن کے اتحاد کے سامنے دنیا کی چار سب سے زبردست حکومتیں مل کر بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ کیا ان کے سامنے پراگندہ طبع اور پراگندہ حال مسلمان ایک تنکا کے برابر بھی وقعت رکھتے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر کیوں وہ متحد ہونے کی سعی نہیں کرتے۔ اور جو لوگ مسلمانوں کے اتحاد میں محض ذاتی اغراض کے لئے رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ انہیں فتنہ پردازی سے نہیں روک دیتے۔

گاندھی جی اور ٹرکی کی آزادی

گاندھی جی نے تحریک خلافت کے زمانہ میں محض اس لئے مسلمانوں کی حمایت میں آواز اٹھائی۔ کہ انہیں اپنی تحریک عدم تعاون میں شریک کر سکیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے جوشیلے طبقہ پر ان کا یہ جادو چل گیا۔ اور ان لوگوں نے گاندھی جی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بے حد جانی اور مالی نقصان اٹھایا۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرس کی آواز میں اسی وقت قوت پیدا ہوئی۔ جب مسلمان اس کی تحریکات میں شریک ہوئے۔ ہندوؤں کو یہ بات تو بھول چکی ہے۔ لیکن وہ مسلمانوں کے سر پر گاندھی جی کا احسان آئے دن ایسے رنگ میں جتاتے رہتے ہیں جس میں کچھ بھی حقیقت نہیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۵ رمئی) لکھتا ہے:۔

"مہاتما گاندھی نے مسلمانوں کے لئے وہ کچھ کیا۔ جو کسی مسلمان سے بھی نہیں ہو سکا۔ اگر ٹرکی اس وقت ایک آزاد ملک ہے۔ تو مہاتما کی کوششوں سے"

کیا ہی مضحکہ خیز دعوےٰ ہے۔ جو شخص ہندوستان کو آزاد کرانے کے ادعا میں اس قدر ناکام ہو چکا ہے۔ کہ اب اس کا نام بھی نہیں لیتا۔ اسے ٹرکی کی آزادی کا باعث بتایا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کے دو ستون

روحانی شخصیت اور مرکز

اسلام کا آغاز خطۂ عرب ایسے غیر آباد متمدن دنیا سے الگ تھلگ اور مہذب قوموں سے دُور ریگستانی علاقہ میں ہُوا۔ تمام حالات کی مخالفت کے باوجود اسلام کی غیر معمولی ترقی دشمنوں کے لئے آج تک ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔ اس زمانہ کے حالات پر نظر ڈالتے ہوئے اس قدر جلد اور اس عظمت و شوکت کے ساتھ اسلام کا اکنافِ عالم میں پھیل جانا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اسلام صرف چند عقائد کا نام نہیں۔ بلکہ وُہ ایسے قانون ایسی شریعت ایسے تمدن اور ایسے لائحہ عمل پر مشتمل ہے۔ جو افراد اور قوموں کی کایا پلٹ دینے والا اور ان میں غیر معمولی انقلاب برپا کر دینے والا ہے۔ بے شک اسلام کی ابتدا نہائت کمزوری کے عالم میں ہوئی۔ لیکن اس کی ترقی اور اس کا عدیم المثال عروج۔ اس کے آسمانی اور عالمگیر مذہب ہونے پر برہان قاطع ہے۔

آج مسلمانانِ عالم میں باوجودیکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس عملی روح کا عشرِ عشیر بھی موجود نہیں۔ جو قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں میں پائی جاتی تھی۔ کیونکہ وُہ کسی مرکز سے وابستہ نہیں۔ اور کسی ایک ہاتھ پر جمع نہیں۔ پراگندہ خیال اور پراگندہ حال قوم کی طرح مختلف گروہوں اور فرقوں میں منقسم ہیں۔ عالم اسلامی پر ایک نظر ڈالنے سے یاس و ناامیدی کا پیدا ہونا یقینی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام وہ لوگ جنہوں نے گہرے طور پر مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا ہے۔ اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اسلام کی اشاعت جو سچے مسلم کا اولین فرض ہے۔ نفس کی اصلاح اور روحانیت کا حصول جو انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ ان دونوں اہم امور کی طرف سے مسلمان بالکل غافل ہیں۔ وُہ ذاتیات کے لئے جھگڑیں گے۔ وطنیت اور آزادی کے لئے قید و بند کے مصائب برداشت کریں گے۔ ان کی زندگی دنیوی مشاغل کے لئے وقف ہوگی۔ ان کے اموال اور ان کے اوقات حقیر ترین مقاصد کے لئے خرچ ہو رہے ہونگے لیکن ان کی زندگی میں ان کے تمام ارادوں میں۔ ان کے اموال میں اور ان کی ساری جدوجہد میں دین کا کوئی حصہ نظر نہ آئے گا۔ اور اشاعتِ اسلام کے لئے جدوجہد کرنا ان کے لئے مقدر نہ ہوگا۔ ان حالات میں اگر مسلمان باوجود کثرت کے روز بروز انحطاط اور تنزل کی طرف نہ جائیں تو اور کیا ہو۔

تقدیر کا نوشتہ پورا ہوا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی بدأ الاسلام غریباً وسیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء دنیا نے اپنی آنکھوں پوری ہوتی دیکھ لی۔

بیسیوں مرتبہ مسلم زعماء نے اس مصیبت کا علاج اور مسلمانوں کے موجودہ مرض کا مداوا تلاش کرنے کے لئے مشاورتیں کیں۔ عالم اسلامی کے مشہور اور مقدس شہروں میں اکنافِ عالم سے ہمدردانِ اسلام کا اجتماع ہوا۔ مسلم اخبارات آئے دن اس تشتت اور افتراق کی خلیج کو پاٹنے کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔ مگر ہر قسم کی مساعی کے باوجود کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل رہا۔ حتےٰ کہ آج تھک کر اور اصلاح سے مایوس ہو کر اس قسم کی کوششیں بھی کم ہو رہی ہیں۔ یہ صورتِ حالات دشمنانِ اسلام کے لئے خوشی کا مقام اور اسلام کے ہمدردوں کے لئے ماتم کا باعث ہے

آسمان و زمین کا وہ خدا جس نے اسلام نازل کیا۔ جس نے اس باغ کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ جس نے بادِ صرصر اور مخالفت کے طوفانوں کے باوجود اسے آج تک محفوظ رکھا۔ ناممکن ہے کہ وُہ آئندہ کے لئے اس کی حفاظت نہ کرے۔ آج جبکہ تمام دنیوی تدابیر ناکام ثابت ہو چکی ہیں۔ آؤ دیکھیں کہ خداوند تعالےٰ نے اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے کوئی سامان کیا ہے یا نہیں۔ اور اس نے اپنے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کے مطابق اس شریعت کا محافظ اور اس چمن کا نگران مبعوث فرمایا ہے یا نہیں۔

اشاعت اسلام کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے۔ اول روحانیت۔ دوم مرکزیت۔ ان دو باتوں کے بغیر اسلام کی اشاعت کا خیال سراسر غلط اور محض وہم ہے۔ عقل اور تاریخ ہمارے اس بیان پر شاہد ناطق ہے۔ مگر آج عام مسلمانوں میں یہ دونوں باتیں نایاب ہیں۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کے دوبارہ عروج حاصل کرنے کی صرف یہی ایک راہ ہے۔ کہ انہیں روحانیت سے آشنا کر کے ایک مرکز پر جمع کیا جائے۔ میں اپنے اس دعویٰ کی تائید میں بعض مشاہیر کے اقوال پیش کرتا ہوں۔

(۱) علامہ رشید رضا، اپنی کتاب الوحی المحمدی میں لکھتے ہیں :۔

ان الاسلام لیس له زعامة ولا جماعات تبث دعوته ولا دولة تقیم احکامه وتنفذ حضارته۔ بل صار المسلمون فی جملتهم حجة علی الاسلام وحجابا دون نوره ؛ یعنے اسلام کے لئے آج نہ قائد ہے۔ نہ ایسی جماعتیں ہیں جو اس کی اشاعت کر رہی ہوں۔ اور نہ ہی کوئی حکومت اس کے احکام کو قائم اور اس کے تمدن کو نافذ کر رہی ہے بلکہ مسلمان فی الجملہ اپنے حالات کی بنار پر اسلام کے خلاف دلیل بن رہے ہیں۔ اور اس کے نور سے روکنے کا ذریعہ (صفحہ ۱۹۴)

(۲) مشہور مستشرق کے۔ برج پروفیسر لیڈن یونیورسٹی لکھتے ہیں۔

لیس فی العالم الاسلامی ادارة مرکزیة۔ لیس هناك هیئة تفکر فی مطالب المسلمین تفکیرا منظما" یعنے تمام اسلامی دنیا میں کوئی مرکزی ادارہ اشاعت اسلام کے لئے موجود نہیں۔ اور نہ ہی کوئی باقاعدہ مجلس مسلمانوں کی موجودہ ضروریات کے پورا کرنے کی کوشش کرتی دکھائی دیتی ہے

(کتاب "وجهة الاسلام" مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۰)

(۳) امیر شکیب ارسلان اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ مسلمان کیوں دوسری قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ موجودہ علمار کے متعلق لکھتے ہیں۔

اتخذوا العلم مهنة للتعیش وجعلوا الدین مصیدة للدنیا فسوغوا للفاسقین من الامراء اشنع موبقاتهم واباحوا لهم باسم الدین خرق حدود الدین هذا والعامة المساکین مخدوعون بعظمة عمائم هؤلاء العلماء وعلو مناصبهم یظنون فتیاهم صحیحة وآراءهم موافقة للشریعة والفساد بذالك یعظم ومصالح الامة تذهب والاسلام یتقهقر والعدو یعلو ویتنمر۔ وکل هذا اثمه فی رقاب هؤلاء العلماء

یعنے انہوں نے علم کو معیشت کا ذریعہ اور دین کو دنیا کمانے کا آلہ بنا لیا ہے اسی لئے بدکار امرار کے لئے دین کے نام پر ان کی بدکاریوں کو جائز قرار دیا۔ اور دین کی حدود کو توڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درآں حالیکہ عام لوگ ان علماء کی پگڑیوں کی بڑائی - اور ان کے بلند مقامات سے دھوکا خوردہ ہیں - وُہ ان کے فتوے کو صحیح اور ان کی آرائ کو اسلامی شریعت کے مطابق سمجھتے ہیں اس طرح سے روز بروز فساد بڑھ رہا ہے - اور مسلمانوں کے فائدہ بخش امور ضائع ہو رہے ہیں - اسلام کا قدم تنزل کی طرف جا رہا ہے - اور دُشمن غالب ہو کر دلیر بن رہا ہے - اس تمام حالت کا گناہ ان علماء کی گردن پر ہے -

(رسالہ "لماذا تاخر المسلمون" ۱۱۲-۱۱۳)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مسلمان روحانیت سے بے بہرہ اور تنظیم سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ اپنی حالت کو سدھار سکتے ہیں - اور نہ اسلام کی اشاعت کے لئے کوئی قدم اُٹھا سکتے ہیں - ان کے عام لوگ اور ان کے علماء دونوں اس خطرناک حالت کے لئے ذمہ دار ہیں۔

ان حالات میں اسلام کی اشاعت کا صرف ایک ہی طریق ہے - اور وُہ یہ کہ خدا تعالےٰ کسی ایسے روحانی انسان کو پیدا کرے - جو روحانی تاثیرات سے مسلمانوں میں دوبارہ زندگی کی روح پیدا کر دے - اور اشاعتِ اسلام کے لئے ان میں غیر معمولی ولولہ اور جوش موجزن کر دے - وہ ایک شمع کی مانند ہو - جس کے گرد مقدسوں کی جماعت پروانہ وار چکر لگاتی رہے وُہ ایک مرکز ہو - جہاں سے اشاعتِ اسلام کرنے والے دیوانے روحانی تربیت حاصل کر کے دُنیا کے گوشے گوشے میں پرچم توحید کو بلند کر دیں - وُہ سپہ سالار ہو - اور اس کی جماعت جانباز سپاہیوں کا لشکر - جن میں سے ہر ایک عیسائیت کے دجالی حملوں اور دیگر مذاہب کے باطل اعتراضات کے ازالہ کے لئے ہر قربانی پیش کرے۔ یہ بات بجز آسمانی مصلح کے میسر نہیں آسکتی - اور مسلمانوں کی تاریک دُنیا آسمانی سُورج کے بغیر روشن نہیں ہو سکتی۔ دُشمنانِ اسلام کے ملحدانہ شکوک و شبہات کا ازالہ آسمانی بینات کے بغیر ناممکن ہے - اسلام اور کفر کی اس آخری جنگ میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے عظیم الشان روحانی قائد اور بہترین جاں نثار سپاہیوں کی ضرورت ہے - مصر کا بہترین اخبار نویس ڈاکٹر محمد حسین ہیکل ایڈیٹر اخبار "السیاستہ" قاہرہ - اپنی کتاب "حیاۃ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:-

"ولقد تراکم ھٰذا الجھل علے مر القرون وقامت لہ فی نفوس الاجیال تماثیل واوثان یحتاج تحطیمھا الیٰ قوت روحیۃ کبری کقوۃ الاسلام اول ظھورہ - کہ جہالت صدہا سال سے انسانی دماغوں پر مسلط ہو چکی ہے - اور اس کے مجسمے اور بُت انسانی قلوب میں اس مضبوطی سے گڑ چکے ہیں - کہ ان کے پاش پاش کرنے کے لئے بہت بڑی روحانی قوت جیسا کہ ابتدائے اسلام میں ظاہر ہوئی تھی - کی ضرورت ہے" (صد ۱۲)

علامہ طنطاوی جوہری سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"واعلم ان ھذا الزمان ھو الصالح لظھور المقصود من القراٰن فی بلاد الاسلام کہ یہی زمانہ دُنیائے اسلام میں قرآن کے حقیقی مقصود کے ظہور کے لئے مناسب زمانہ ہے" (صد ۳۹)

غرض اشاعتِ اسلام کا یہ بہترین زمانہ ہے - اور اس کی صورت یہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز دُنیا میں ظاہر ہو - آپ کی روحانیت کو پیش کرنے والا اسلام کا پہلوان میدان میں آئے - وُہ قرآن پاک کو ثریا سے واپس لائے اور اس کے بیش بہا موتیوں سے اہلِ زمین کو مالا مال کر دے۔ اسی صورت میں مسلمانوں میں روحانیت پیدا ہو سکتی ہے - اور اسی صورت میں اشاعتِ اسلام کے لئے مرکز قائم ہو سکتا ہے - اسلامی فرقوں میں سے بجز جماعت احمدیہ کے کسی فرقہ کو یہ بات حاصل نہیں - نہ صرف یہ کہ ان میں کوئی ایسی اعلےٰ روحانی شخصیت موجود نہیں - بلکہ وُہ ایسی روحانیت والے انسان کے ظہور کو ممکن بھی نہیں سمجھتے نہ ہی ان کا کوئی مرکز ہے - یہی وجہ ہے - کہ مسلمانانِ عالم اپنی کثرت کے باوجود اشاعتِ اسلام کے لئے وُہ قربانی پیش نہیں کر سکتے - جو جماعت احمدیہ باوجود قلیل جماعت ہونے کے ہر میدان میں پیش کر رہی ہے - احمدیت کا سخت معاند مصری اخبار "الفتح" جماعت احمدیہ کے کارناموں کا ذکر کرتے ہُوئے لکھتا ہے:-

"والذی یری اعمالھم المدھشۃ ویقدر الامور حق قدرھا لایملک اغنسہ من الدھشۃ والاعجاب بجھاد ھذہ الفرقۃ القلیلۃ التی عملت مالم تستطعہ مئات الملایین من المسلمین وقد جعلوا جھادھم ھذا ونجاحھم اکبر معجزۃ تدل علے اصدق ما یزعمون وساعدھم علی ذالک موت غیرھم ممن ینتسب الی الاسلام۔"

(الفتح نمبر ۳۱۵ - مورخہ ۲۰ جمادی الآخرۃ ۱۳۵۱ سنہ ہجری)

یقیناً ہر وُہ شخص جو احمدیوں کے حیرت انگیز کارناموں کو دیکھ کر ان کا صحیح اندازہ کرے گا - وُہ اس چھوٹی سی جماعت کے جہاد سے ضرور متعجب ہوگا اس جماعت نے وُہ کام کئے ہیں - جو کروڑوں مسلمانوں سے نہ ہو سکے - ان لوگوں نے اپنے اس جہاد اور اپنی اس کامیابی کو اپنے دعاوی کی صداقت پر معجزہ گردانا ہے - دیگر اسلامی فرقوں کی مردنی نے ان کے بیان کو بہت تقویت پہونچائی ہے:۔

میں بالآخر دردمند دل کے ساتھ ان تمام بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں - جو اسلام کے نام لیوا ہیں - کہ وُہ ان حالات پر غور کر کے سلسلہ احمدیہ کی اہمیت کو سمجھیں - اور اس میں شامل ہو کر جو اسلام کی اشاعت کا واحد ذریعہ ہے اسلامی لشکر کے سپاہی بن جائیں:۔

ایک احمدی نوجوان نے چھ سال سنسکرت کی تعلیم پائی اور کئی ڈگریاں حاصل کیں

مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب احمدی نے جو قادیان کے طالبعلم اور پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل ہیں - بنارس جا کر پہلے ہندی سیکھی - پھر ڈیڑھ سال میں پرتھمی اور مدھما دو امتحان دیئے - پہلے امتحان میں سب سے اول - اور دوسرے میں سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہُوئے - اگلے سال "کاویہ تیرتھ" کا امتحان دیا - اس میں بھی بفضلِ خدا سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہُوئے - گویا صرف تین برس میں ہندی بھی سیکھی اور ساتھ ہی سنسکرت کے تینوں امتحان کلکتہ یونیورسٹی سے پاس کر کے "کاویہ تیرتھ" کی سند حاصل کی - اس کے بعد ہندو یونیورسٹی بنارس میں جس کا نام "ودیا پیٹھ" ہے ویدک لٹریچر پڑھنے کے لئے داخل ہُوئے - اور مزید تین سال پنڈت رُدر دیو شاستری وید شرومنی سے پڑھ کر "وید بھوشن" کی سند حاصل کی - اس کے بعد اپنے طور پر ویدک دھرم کی بہت سی کتابیں - مثلاً براہمن گرنتھ - دھرم سوتر - تروت سوتر اور دھرم شاستر وغیرہ وغیرہ پڑھیں - اور ستوین آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش (۱) ابطال اس - اور وید مقدس (۲) از قرآن کریم" دو کتابیں لکھیں - ہم مولوی صاحب کو اس کامیاب کوشش پر مبارکباد دیتے اور امید رکھتے ہیں - کہ وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشائے عالی کے ماتحت خدمتِ دین کر کے اپنی زندگی کو مفید ثابت کریں گے - اللہ تعالےٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون

بوڈاپسٹ ہنگری میں ایک پادری صاحب سے دلچسپ مکالمہ

فضیلتِ قرآن اور الوہیتِ مسیح پر گفتگو

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ ... تبلیغ کے مواقع بہم پہونچاتا رہتا ہے چنانچہ گزشتہ دنوں ایک نوجوان رومن کیتھولک سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ایک کیتھولک پادری صاحب سے تعارف کرا دیا۔ جو آج کل پروفیسر اور پادری دونوں کا کام کرتے ہیں اور بائیبل وغیرہ سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔ میں ۲۹ مارچ کو ان کے مکان پر گیا۔ اور حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

پادری۔ قرآن میں بہت سی تعلیمات یہود اور عیسائیوں کی کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

احمدی۔ چونکہ مذاہب اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ جو نیکی کی تعلیم کا سرچشمہ ہے اس لئے بعض تعلیمات کا ایک جیسا ہو جانا یا یہ کہ بعض امور میں تطابق ہونا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ وہ ایک دوسرے سے نقل کی گئی ہیں بلکہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ بھی خدا کی طرف سے ہیں۔

پادری۔ قرآن میں بعض گزشتہ واقعات درج ہیں۔ مثلاً حضرت آدمؑ کا واقعہ۔ یا حضرت یوسف کا واقعہ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے یہود یا عیسائی لوگوں سے معلوم کر لئے یا ان کے قرآن مجید میں انہیں درج کر دیا۔

احمدی۔ آپ یہ باتیں اس امر کو ذہن میں رکھ کر کر رہے ہیں۔ کہ گویا قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے حالانکہ ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کا ایک ایک لفظ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ جو اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور آپ نے اس کو اپنے سامنے لکھوا کر محفوظ کر لیا۔ دوسرا امر یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں کوئی واقعہ قصہ کے طور پر جس طرح بائیبل میں واقعات درج ہیں بیان نہیں۔ اس کا ہر واقعہ پیشگوئی کے رنگ میں قرآن کریم میں درج ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایسا واقعہ آئندہ زمانہ میں ہوگا۔ آپ قرآن کریم کا کوئی واقعہ جس کو آپ قصہ یا کہانی سمجھتے ہوں۔ میرے سامنے پیش کریں۔ میں آپ کو بتلاؤں گا۔ کہ وہ کہانی نہیں بلکہ پیشگوئی ہے۔

پادری۔ یہ تو آپ کا دعوےٰ ہے کہ قرآن (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا کلام نہیں بلکہ خدا کا ہے۔

احمدی۔ یہ صرف دعوےٰ نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ دلائل بھی ہیں۔ مثلاً آپ اس بات پر غور کریں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امی تھے۔ آپ نہ لکھ سکتے تھے اور نہ پڑھ سکتے تھے۔ لیکن آپ نے قرآن کریم جن لوگوں کے سامنے رکھا وہ ایسے تھے جو عالم ادیب اور اعلےٰ درجہ کے شاعر تھے۔ ان کو آپ نے چیلنج کیا۔ اور کہا کہ اگر تم یہ اعتراض کرتے ہو کہ یہ کلام انسانی ہے۔ تو پھر تمہارے لئے بھی تو یہ ممکن ہے کہ تم اس کی نظیر لا سکو۔ لیکن اگر تم سب کے سب جمع ہو جاؤ تو اس کی نظیر نہ لا سکو گے۔ یہ چیلنج قائم رہا۔ اور آج تیرہ سو سال سے زائد عرصہ گزر گیا۔ لیکن وہ اس کی ایک سورت کی مثل بھی نہ لا سکے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کلام انسانی نہیں بلکہ ربانی ہے۔

دوسرا ثبوت اس امر کا یہ ہے کہ اگر ایک انسانی کلام ہو یا قانون ہو تو انسان کا علم چونکہ محدود ہے۔ اس لئے وہ آئندہ زمانہ کی ضروریات کا خیال رکھ کر آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے قانون نہیں بنا سکتا اور ہو سکتا ہے۔ کہ آج جو بات وہ درست اور صحیح طور پر پیش کرے۔ وہ بعد میں ناقابل عمل ثابت ہو۔ لیکن قرآن کریم کو دنیا کے سامنے پیش ہوئے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ گزر گیا۔ لیکن آپ ایک تعلیم بھی اس کی ایسی نہیں پیش کر سکتے۔ جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ ناقابل عمل ہے۔ پس یہ بھی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہ انسانی کلام نہیں بلکہ خدائی کلام ہے۔

پادری۔ یہ ضروری نہیں کہ انسانی کلام ناقابل عمل ہو جائے۔ ہمارے سامنے یہ مثال موجود ہے۔ کہ رومن لا (Roman Law) دو ہزار سال سے چلا آتا ہے۔ اس کے بنانے والے انسان تھے۔ لیکن وہی قانون اب تک رائج ہے۔ اس میں تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دو ہزار سال تک بھی انسانی قوانین بغیر تبدیلی کے جا سکتے ہیں۔

احمدی۔ رومن لا کے متعلق آپ کا دعوےٰ کیونکر درست مانا جا سکتا ہے۔ جبکہ ہنگری میں وہ ناقابل عمل ہے۔ روس کا قانون مختلف ہے۔ جرمنی کا مختلف انگلینڈ اور امریکہ کا قانون علیحدہ ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنے قانون کو دوسرے سے اعلےٰ اور ارفع خیال کرتا ہے۔ غرض رومن لا میں بھی مرور زمانہ کے ساتھ اصلاحیں ہوئیں۔ یہ کہنا کہ وہ وہی پرانا قانون ہے۔ تاریخ سے ناواقفیت ہے۔ دنیاوی قوانین تو الگ رہے۔ چونکہ اسلام کے سوا کوئی مذہب عالمگیر اور ہمیشہ کے لئے نہ تھا۔ اس لئے ان کے کئی احکام بھی اسلام کے آنے پر ناقابلِ عمل ہو گئے۔ دیکھئے جب حضرت موسےٰ علیہ السلام تشریف لائے۔ تو آپ نے یہ تعلیم دی۔ کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت توڑا جائے۔ یہ آپ کے وقت میں بہت اچھی اور اعلےٰ تعلیم ہوگی۔ لیکن حضرت مسیح آئے تو آپ نے اس کے برعکس یہ تعلیم دی۔ کہ اگر کوئی تمہارے دائیں گال پر تھپڑ مارے تو بایاں بھی پھیر دو۔ کیا آج کل یہ تعلیم قابلِ عمل ہے۔؟

پادری مسیح کی یہ تعلیم نہایت اچھی ہے۔ اب بھی ہر سچے عیسائی کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

احمدی۔ میں تو نہیں سمجھ سکتا کہ دنیا میں ایک شخص بھی آپ ایسا پیش کر سکیں جو اس تعلیم پر عمل کر سکے۔

پادری۔ اصل میں تعلیم کی روح کو لینا چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر کوئی تم پر حملہ کر دے تو مقابلہ نہ کرو۔

احمدی۔ اس کا دوسرے الفاظ میں مطلب یہ ہوا۔ کہ اگر اٹلی ہنگری پر حملہ آور ہو۔ تو ہنگری والوں کو چاہیئے کہ مقابلہ نہ کریں۔ اور تمام ملک اٹلی والوں کے حوالہ کر دیں۔

پادری۔ نہیں مسیح نے ایک دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ میں زمین پر صلح پھیلانے نہیں آیا۔ بلکہ باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے بیوی کو خاوند سے اور خاوند کو بیوی سے جدا کرنے آیا ہوں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سختی بھی کی جا سکتی ہے۔

احمدی۔ آپ کا یہ استدلال درست نہیں۔ یہ تو ہر نبی کی بعثت کے وقت ہوتا ہے۔ جب بھی انبیاء آتے ہیں۔ تو ایک خاندان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں سے جو شخص ایمان لے آئے اُسے دوسروں سے جدا ہونا پڑتا ہے اور ان کی مخالفت سہنی پڑتی ہے۔

پادری۔ اگر کوئی بے جا طور پر حملہ آور ہو تو اس کے مقابلہ کیلئے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔

احمدی۔ انجیل اس کی اجازت نہیں دیتی آپ انجیل سے بتائیں کہ کہاں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔

اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے میں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا:۔

احمدی۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح میں وہ کونسی بات ہے۔ کہ جس کی وجہ سے آپ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔

پادری:۔ ہم مسیح کو اس لئے خدا کا بیٹا اور خدا تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انجیل میں ایسا لکھا ہے۔ اور حضرت مسیح نے ایسا ہی دعوے کیا ہے۔

احمدی: اگر آپ حضرت مسیح کو اس لئے خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ کہ ان کے متعلق ابن اللہ کے الفاظ آئے ہیں۔ تو دوسرے انبیاء کو کیوں وہی مقام نہیں دیتے جن کو خدا نے اپنا بیٹا قرار دیا

پادری: مسیح نے یہ بھی کہا۔ کہ میں اور خدا ایک ہیں۔ جیسا کہ یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۰ سے ظاہر ہے۔

احمدی۔ یہی تو وہ مقام ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے بالکل اسی رنگ میں ابن اللہ ہونے کا دعوے کیا۔ جس طرح اور انبیاء نے آپ سے پہلے کیا۔ آپ اس سے اگلی آیات پڑھیں ان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے جب کہا کہ میں اور باپ ایک ہیں۔ تو یہود نے آپ پر پتھر اٹھائے۔ اور چاہا کہ آپ پر پتھر پھینکیں۔ آپ نے پوچھا۔ کہ تم کس لئے مجھ پر پتھر اٹھاتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ اس لئے کہ تم خدا ہونے کا دعوے کرتے ہو۔ آپ نے جواب دیا۔ "تمہاری کتابوں میں ہی تو لکھا ہے۔ کہ وہ لوگ جن سے خداوند ہمکلام ہوا وہ خدا کے بیٹے کہلائے"۔ اس پر یہود نے معلوم کر لیا۔ کہ ان کا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ اسی رنگ کا ہے۔ جس طرح عہد نامہ عتیق میں دوسرے انبیاء کے متعلق ذکر ہے

گفتگو اسی مرحلہ پر پہنچی تھی۔ کہ پادری صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور معذرت کرتے ہوئے کہنے لگے۔ مجھے گرجا جانا ہے۔ اس لئے اجازت چاہتا ہوں۔ پھر ملوں گا۔ اس کے بعد وہ رخصت ہو گئے۔

یہ گفتگو چونکہ پادری صاحب کے مکان پر ہوئی اس لئے ان کے گھر کے افراد ہی شامل تھے جن میں سے ان کی بہن بہت متأثر ہوئی۔ دوران گفتگو میں چونکہ وہ میری تائید کرتی اس لئے پادری صاحب نے اس کو اس کمرہ سے چلے جانے کو کہا اور جب گفتگو کے بعد پادری صاحب چلے گئے۔ تو وہ واپس آئی اور میرے دریافت کرنے پر کہ کیوں چلی گئی تھی اس نے بتلایا کہ وہ کہتے تھے تم مسلمان ہو جاؤ گی۔

اس کے بعد تعدد ازدواج اور غرباء کی امداد کے متعلق اسلامی احکام کے متعلق اس سے گفتگو ہوئی۔ اور وہ کئی مرتبہ کہہ اٹھی واہ! کتنی اچھی تعلیم ہے

خاکسار محمد ابراہیم ناصر بی اے

قابل توجہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ کوئی میت بغیر اجازت مجلس کارپرداز قادیان میں نہ لائی جائے مگر پھر بھی لوگ بلا اجازت میت کو یہاں لے آتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے فروری ہے کہ وہ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سکرٹری یعنی مقامی جماعت کے دو عہدیداران کی تحریری تصدیق کے ساتھ موصی مرحوم کے متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کی قیمت موجودہ معہ تفصیل جائداد ساتھ لائیں۔ جو دوست بلا تصدیق مقامی جماعت کے میت قادیان لے آئینگے۔ اگر اس وجہ سے ان کو نظام دفتر ہذا کے ماتحت کچھ تکلیف ہو۔ تو اس کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔ مقامی عہدہ داران بھی ایسے لوگوں کو بلا تصدیق میت کو قادیان لانے سے روک دیں۔ اس اعلان کو ہر مومن تک پہنچا دیا جائے ؛

سیکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان

ماہ مئی میں چندہ تحریک جدید کے وعدے خصوصیت سے پورے کئے جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر کہ چونکہ تحریک جدید کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور روپیہ نہ ہونے کے باعث "بعض نہایت اہم ضروریات" کے رک جانے کا احتمال ہے۔ اس لئے وعدہ کرنے والے مخلصین کو اپنے وعدے ابتدائی مہینوں میں پورے کرنے چاہئیں بیشک ان احباب نے جن کے وعدے براہ راست حضور کے پیش ہوئے اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ اور اس وجہ سے گذشتہ سال کے مقابلہ میں آمد میں اضافہ ہے۔ مگر یہ اضافہ تیسرے سال کے وعدوں میں جو اضافہ گذشتہ سال کے وعدوں کے مقابل میں ہے۔ وصولی کی نسبت کو پورا نہیں کر رہا۔ کیونکہ ابھی تک ۲۱۵ جماعتوں نے باوجود قریبًا پانچ ماہ گذر جانے کے کچھ بھی ادا نہیں کیا۔ ان میں سے ۸۰ جماعتیں شہری ہیں۔ پانچ ماہ میں کافی رقم وصول ہونا چاہئے تھی۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی ہے۔ خصوصًا شہری جماعتوں میں صوبہ سرحد کی ۹ علاقہ یوپی۔ سی پی کی ۱۱۔ بہار اڑیسہ کی ۱۰۔ سندھ کی ۱۰ اور پنجاب کی ۴۰ ایسی ہیں۔ جو بالکل خاموشی سے وقت گذار رہی ہیں۔ باقی جماعتیں زمیندار ہیں۔ جن کا چندہ فصل پر آنے کی امید ہے۔ چونکہ اس وقت فصل نکل رہی ہے۔ اور اس موقعہ پر چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اکثر جماعتوں کا وعدہ ہے۔ اس لئے ماہ مئی میں زمیندار جماعتوں کو اپنے وعدے کی رقم پوری کر دینی چاہئیے۔ اگر زمیندار اور شہری جماعتیں حضور کے ارشاد پر عمل کریں۔ تو ۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء تک ان کا معتد بہ حصہ وصول ہو سکتا ہے۔

یہ سچ ہے۔ کہ ۳۰ رنومبر ۱۹۳۷ء تک جو آخری تاریخ تیسرے سال کے وعدوں کی ہے۔ ہر مخلص کا وعدہ بفضل خدا پورا ہو جائیگا۔ مگر ضرورت تو یہ ہے۔ کہ ہر وعدہ کرنے والا جہاں تک ممکن ہو جلد ادا کر کے ثواب لے۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرما چکے کہ جن کے وعدے دوسرے سال یا پہلے سال کے واجب ہیں۔ وہ بھی اپنے وعدوں کو پورا کر دیں تا ان پر گناہ نہ ہو۔ کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے۔ اور اسے پورا نہیں کرتا۔ وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

پس احباب دوسرے اور پہلے سال کے بقایا وعدے بھی پورے کریں کئی احباب بقایا وعدوں کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ماسٹر رحمت علی صاحب محمد آباد سٹیٹ سندھ سے لکھتے ہیں۔

میں پہلے سال کا وعدہ بوجہ بے کار ہونے کے ادا نہیں کر سکا۔ اب میں باکار ہوں۔ اور تیسرے سال کا وعدہ پورا کر چکا ہوں۔ عنقریب پہلے سال کی رقم بھی بھیجدوں گا۔

دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید ان اصحاب کو جن کے ذمے دوسرے اور پہلے سال کا بقایا ہے توجہ دلا رہا ہے۔ اگر کوئی دوست سمجھتے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے حضور معذور رہیں۔ تو انہیں چاہئیے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے معافی لے لیں۔ تا گناہ سے بچ سکیں ؛

خاکسار

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعاتِ عالم پر نظر

۱۔ کانگرس اور مسلمان ۲۔ سیاسیات یورپ ۳۔ کانفرنس مذاہب

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

ہندوستان میں نئی سیاسی اصلاحات کے ساتھ نئی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ اور یہ مشکلات ایسی ہیں۔ جن کا تعلق برطانیہ کی نسبت مسلمانوں سے زیادہ ہے ہندوستان کا جو تعلق برطانی اقتدار اعلیٰ کے ساتھ تھا۔ اس میں معتدبہ تغیر ہو کر صوبجاتی خودمختاری کا تجربہ ہندوستانیوں کے سپرد چند تحفظات کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ اور موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت کر کے دکھائیں کہ وہ اپنے ملک میں حکومت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں

جدید دستور میں ہندوستان کے اس حصہ آبادی کی ذہنیت کو مدنظر رکھ کر "جو ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے اور باقی لوگ ہندو بن کر رہیں تو رہیں ورنہ نکل جائیں" کے اصول کو بتدریج عمل میں لا رہے ہیں۔ اور اہم اقلیت یعنی مسلمانوں کو نظر انداز کر کے پورن سوراج اور رام راج ہندوستان میں بزور انگریزوں سے لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے مفاد کو فرقہ وارانہ فیصلہ کی صورت میں محفوظ کیا گیا ہے۔ کانگرس حکومت سے اس بنا پر ناراض ہے۔ کہ یہ فرقہ وارانہ فیصلہ کیوں کیا گیا۔

ہم دیانتداری کے ساتھ کانگرس کے اس رویہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں اگر حقیقتاً کانگرس حکومت کی اہل ہے تو اس کا کام تھا۔ کہ پہلے حکومت اور انصاف کر کے دکھاتی۔ اقلیتوں کے خطرات کو دور کر کے عملی نمونہ پیش کرتی اور ایک طرف حکومت اور دوسری طرف مسلمانوں پر واضح کر دیتی کہ وہ انگریزوں سے بہتر حکمران ہے۔ اور کہ اس کی حکومت میں مسلمانوں کو کوئی خطرہ نہیں موجودہ روش سے جو کچھ سمجھا جا سکتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ کانگرس نے اپنے تئیں حکومت کرنے کا اہل نہیں پایا۔ اور نہ ہی مہا سبھائی ہندوؤں کے مقابل انصاف کرنے کی اس میں جرأت ہے۔

ہم کو مسٹر جناح سے ان کی پنجاب لیگ کی پالیسی کے باعث شدید اختلاف ہے۔ اور ہمارے دل میں پنڈت جواہر لال نہرو کی۔ ان کی بعض اعلیٰ صفات کی وجہ سے عزت ہے۔ مگر ہم حق کہنے سے نہ باز رہے۔ اور نہ رہیں گے۔ اور کہتے ہیں۔ اور کہتے جائیں گے۔ کہ کانگرس کا طرز عمل اسلامی قومی مفاد کے خلاف ہے۔ اور جواہر لال باوجود منصفانہ مزاج کے مہاسبھائی ہندو اثرات سے متاثر ہیں۔ مگر جناح کی رائے صحیح اور احتجاج برو قت ہے۔ اور پر امن مستقبل کے لئے جناح نہرو سمجھوتہ ہونا ضروری ہے۔

(۲)

یورپ کی خود غرضی عدم مساوات اپنے علم و طاقت پر بھروسہ خدا سے تغافل آخر عروج کے بعد اس آگ اور پانی سے کام لینے والی اقوام کے زوال کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔ بگڑی کو بنانے بکھرے ہوئے خرمن کو اکٹھا کرنے گرتی ہوئی حمیت کو سنبھالنے کی تمام کوششیں رائیگاں معلوم ہوتی ہیں۔ خدا کا وہ دن آ رہا ہے۔ جو نہایت خوفناک ہے۔ اور انسان کو خدا بنا کر پوجنے والوں پر آخری گھڑی آ رہی ہے۔ موجودہ صورت حالات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ شاید ۱۲ مئی کے بعد جب برطانیہ جشن تاج پوشی سے فارغ ہو جائے گا۔ کوئی نیا دور شروع ہو۔ اور اس عرصہ میں یہ بھی واضح ہو جائے گا۔ کہ آیا ہسپانیہ کے قومی و تاریخی کھیل یعنی مست سانڈوں سے لڑائی" میں جنرل فرینکو کو جیت ہوتی ہے۔ یا سوشلسٹ حکومت کو؟ دنیا کی آنکھیں اسوقت ہسپانیہ کے میدان کارزار پر ہیں۔ جہاں فسطائی اور مارکسیٹ طاقتیں نبرد آزما ہیں۔ اطالین اور جرمن اور جاپانی ذرائع سے جو خبریں آتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس و فرانس والے درپردہ کھلم کھلا اپنے ہم خیال سوشلسٹوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اور برطانیہ بھی ان کا ساتھ دے رہا ہے۔ اور امریکہ بھی ہمدرد ہے۔ لنڈن ریویرس سے آمدہ خبریں تمام الزام برلن و روم کے سر پر دھرتی ہیں۔ بہر حال مسولینی و ہٹلر ایک طرف اور سٹیلین و بلم دوسری طرف برابر کی چوٹ کے لئے ہر ممکن ذریعہ بحر و بر و ہوا میں استعمال کر رہے۔ اور ہسپانیہ کی خانہ جنگی کو بین الاقوام یوروپین جنگ بنا چکے ہیں۔

اس تمام تغیر اور یورپ کی اس سیاست اور تباہی میں خدا کا ہاتھ مسلمانوں کو جو کچھ دکھا رہا ہے۔ وہ بھی واضح ہے۔ ہم ایک طرف دیکھتے ہیں۔ کہ برنارڈشا جیسے مبصر انگریز کہتے ہیں۔ کہ "کل کا یورپ مسلمان ہو گا" اور دوسری طرف ملاحظہ کرتے ہیں۔ کہ نہ صرف برطانیہ "مسلمانوں سے اعراض و بے پرواہی" کی پالیسی کو بدل رہا ہے۔ بلکہ مسلمانوں سے نیا تعلق رکھنے والے مسولینی اور فرینکو نے تو اپنی مسلمان رعایا کی دلداری اور عالم اسلام پر اثر ڈالنے کے لئے ہسپانوی مورو کو۔ اطالین طرابلس اور ابی سینیا سے کئی سو حاجی سرکاری اخراجات پر حج کے لئے بھجوائے اور مسلمانوں اور ان کے مذہب و زبان و مساجد و مدارس کا خاص اہتمام کر رہا ہے۔

پس سیاسیات یورپ کا نہایت خطرناک پہلو جو گیسوں کے بمب اور تباہ کن آلات حرب کا نتیجہ ہے۔ وہ سانپ کا سر کچلنے کا کام کر رہا ہے۔ اور آزادی خیال کا دیوتا اپنے آہنی گرز سے صلیب توڑ رہا ہے اور پادریوں کے قتل و راہبہ عورتوں کے اخراج میں مصروف ہے۔

غرض یورپ کے تمام پانیوں میں آگ لگنے کے سامان ہیں۔ مگر یورپ کی بربادی میں اسلام کی آبادی نظر آتی اور موجودہ سیاست کی ہوا کا ہر جھونکا آنے والے موسمی حالات کی خبر دے رہا ہے۔

(۳)

کانفرنسوں کا دور بھی دور جدید کی ایک شاخ اور بدلتی انسانی طبائع کا ایک پہلو ہے۔ اگر کہیں احرار کانفرنس کے نام سے جلب زر کے ذریعہ کی تلاش اور نفرت افزا مجمع کا ڈھونگ ہے۔ اور کہیں تفوق سیاسیات کی دیوانگی ہے۔ تو اس کے ساتھ ساتھ ایک امید افزا پہلو مذاہب عالم کے نمائندوں کے اجتماع کی کانفرنسوں کا انعقاد بھی ہے حال ہی میں ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷ اپریل کو دھولیا (خاندیس صوبہ بمبئی میں) جو کانفرنس مذاہب ہوئی۔ اس میں شمولیت سے ہمارے سامنے تمام دوسری کانفرنسوں بالخصوص ویمبلے نمائش کے ساتھ جو کانفرنس مذاہب ہوئی تھی اس کی خوشکن تفاصیل آ گئیں۔

دھولیا میں ہم نے ڈگامبر اور سویتامبر جین سادھوؤں کو بدھ مذہب کے پروفیسر نمائندہ کو ہندوؤں کے شنکر آچاریہ اور سناتن استری دھرم کی پابند تعلیم یافتہ مرہٹہ نمائندہ خاتون اور دوسرے مذاہب کے نمائندوں کو دیکھا۔ اور شیریں بیان پارسی بہائی لیڈی کی لسانیت کو سنا۔ اسلام کی سچائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے تفوق کا مشاہدہ اور مسلمانوں کی فلاکت اور دیوالہ پن کا ملاحظہ کیا اور اس تجربہ کو لنڈن کے نہایت شاندار نظاروں کے ساتھ ملا کر رکھتے ہیں۔ تو ہمیں ان کانفرنسوں سے مرتب ہونے والے فوائد کا بے حد احساس ہوتا ہے۔ اور الہی کلام والصّٰفّٰتِ صَفًّا کی عملی تفسیر دیکھ کر روحانی لذت محسوس ہوتی اور آنے والے نئے زمین و آسمان اور نئی بادشاہت کا تصور آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ اور ہماری روح آستانہ الہی پر جبین نیاز رکھ کر الحمد للہ کہتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر مہدی حسین صاحب مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی

میر مہدی حسین صاحب مرحوم جن کی وفات کی خبر اخبار میں چھپ چکی ہے۔ جماعت دہلی کے مخلص احمدیوں میں سے تھے۔ ان کے والد میر احمد حسن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور بریلی میں سید احمد رضا کے مریدوں کے ہاتھوں بہت تکالیف اٹھائیں۔ کئی بار ماریں کھائیں۔ چنانچہ ان کے سر پر ابھی تک زخموں کے نشانات ہیں۔ اور جگہ بھی احمدیوں کو تکالیف دی جاتی تھیں۔ اور جب دوسرے مقامات کے احمدی اپنی تکالیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سناتے۔ تو حضور فرماتے کہ بریلی کے احمدیوں سے پوچھو۔ ان کو کیا کیا تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔

مگر میر احمد حسن صاحب فرماتے ہیں:۔ ہم سے بعد میں کابل والے بڑھ گئے جنہوں نے اپنی جانیں اللہ کے راستے میں دے دیں۔ اور جامِ شہادت پیا۔

جب بریلی میں تکالیف انتہا کو پہنچ گئیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو اجازت دی۔ کہ وہاں سے ہجرت کر کے کاروبار کہیں اور شہر میں کر لیں۔ مگر وہاں کے مکانات کو فروخت نہ کریں۔ وہاں آمد و رفت رکھیں۔ چنانچہ آپ نے انبالہ میں کاروبار شروع کیا۔ اور چند سال وہاں کام کرنے کے بعد ۱۹۱۱ء کے دربار میں دکان دہلی شروع کی۔ اسوقت میر مہدی حسین صاحب کی عمر تقریباً بیس سال تھی۔ ۱۹۱۳ء میں جب خاکسار راقم نے دہلی میں سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں رہائش اختیار کی۔ ایک مختصر سی دکان فرنیچر کی آپ کی تھی۔ مگر میر صاحب کی حسن معاملگی۔ تدبر اور محنت سے کاروبار کو بہت وسعت حاصل ہوئی۔ اور اس وقت آپ فرنیچر مرچنٹس کی صف اول میں شمار ہوتے تھے۔ آپ سلسلہ کے نہایت جوشیلے اور مخلص کارکن تھے۔ ہر وقت تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ دکان بھی ریڈنگ روم کا کام دیتی تھی۔ جہاں اکثر احباب آ کر اخبارات پڑھتے۔ انجمن احمدیہ دہلی کے سالانہ جلسوں پر ہمیشہ فرنیچر مفت مہیا کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ کی ان پر بے شمار رحمتیں ہوں۔ ہمیں اس صدمہ میں ان کے بوڑھے والدین اور سب خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا اور ان کے چھوٹے بھائیوں اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین سب احباب میر صاحب مرحوم کے لئے دعا مغفرت فرمائیں۔

خاکسار:۔ غلام حسین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

قابلِ توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور

میونسپل کمیٹی بٹالہ میں اندھیر نگری

میونسپل کمیٹی بٹالہ میں بعض ممبروں کی گوناگوں خود غرضیوں اور پارٹی بازی کے باعث اندھیر مچا ہوا ہے۔ شریف شہریوں کو اپنی ذاتی عداوتوں اور رنجشوں سے تختۂ مشق بنایا جاتا اور بلاوجہ تنگ کیا جا رہا ہے۔

عبدالرحمن احراری لیڈر اور اس کا چچا محمد شریف کمیٹی کے ممبر ہیں۔ جو ہر وقت احمدیوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے اثر کے ماتحت کمیٹی ایسی ایسی کارروائیاں کر رہی ہے۔ جو حد درجہ غیر معقول غلط اور مضحکہ خیز ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا کمیٹی نے شیخ محمد عبدالرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ پر ایک مقدمہ بلا اجازت دکان کے آگے پھٹ لگانے کا دائر کر دیا۔ جو بعد تحقیقات عدالت تحصیلدار صاحب بٹالہ خارج ہوا۔

پھر میاں سید محمد صاحب احمدی نے بازار ٹمبہ میں دو دکانات کرایہ پر لیں۔ اور مالک دوکانات سے میاں صاحب مذکور نے دھوپ اور بارش سے بچاؤ کے لئے چھپر وغیرہ ڈلوانے کے لئے درخواستیں دلوائیں۔ مگر میاں صاحب کے احمدی ہونے کی وجہ سے حیلے بہانوں سے درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ اور ان کو تنگ کیا جاتا رہا۔

گذشتہ سال شیخ محمد عبدالرشید صاحب نے اپنے ایک مکان کی منزل دوم کے بڑھاؤ کی کمیٹی میں درخواست دی۔ جس پر سابق پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی بٹالہ نے صاف الفاظ میں بڑھاؤ کرنے کی سفارش کی۔ اور اس کے مطابق ریزولیوشن کے ذریعہ کمیٹی کے باقاعدہ بڑھاؤ کرنے کی اجازت کا سارٹیفکیٹ حاصل کیا گیا اور اس کے مطابق مکان کا بڑھاؤ تعمیر کیا گیا۔ مگر کمیٹی نے اجازت کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ شیخ محمد عبدالرشید صاحب کو عمارت وغیرہ کو بند کرنے کا نوٹس دیدیا۔ جس سے ان کو سخت تکلیف اور تشویش اور نقصان ہوا۔ اور پھر شیخ صاحب موصوف کے جواب پر موجودہ پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی کو حکم لکھنا پڑا۔ کہ "سابق صدر صاحب کے حکم کے مطابق تعمیر مکان اور بڑھاؤ ہو رہا ہے"۔ لیکن محمد شریف وغیرہ کے اثر کے ماتحت کمیٹی نے پھر ایک ریزولیوشن پاس کر کے پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ پر بعدالت مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ فوجداری مقدمہ چلا دیا۔ اور عدالت میں شیخ صاحب ملزم کی حیثیت سے بلائے گئے۔ کہ مکان کا بڑھاؤ برمنزل دوئم بلا اجازت تعمیر کر لیا گیا ہے۔ اس سے سخت تکلیف اور پریشانی اٹھانی پڑی۔ اور اخراجات برداشت کرنے پڑے۔ مجسٹریٹ صاحب بہادر نے مقدمہ کو سنکر پہلی پیشی پر ہی خارج کر کے شیخ صاحب کو بری کر دیا۔

ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کو جن کے عدل و انصاف اور معاملہ فہمی کا شہرہ ہو رہا ہے۔ بٹالہ کی میونسپلٹی کے اس طریق عمل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے گذارش ہے۔ کہ بٹالہ میونسپل کمیٹی کی اس اندھیر نگری کا انسداد فرمائیں۔ کیونکہ اس کے احراری ممبر احمدیوں کو خواہ مخواہ تنگ کرنے اور نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ اور اس قسم کی کئی کوششیں کر چکے ہیں۔

(نامہ نگار)

پتے مطلوب ہیں

نظارت امور عامہ کو ایسے احباب کے پتوں کی ضرورت ہے۔ جو ہائیڈرو الیکٹرک سپلائی میں کسی جگہ کام کرتے ہوں۔ یا اس کے علاوہ کسی اور بجلی کی کمپنی یا فرم میں ملازم ہوں۔ اگر کوئی احمدی احباب اس محکمہ میں ملازم ہوں تو وہ اپنے پتوں سے نظارت ہٰذا کو بہت جلد مطلع فرمائیں۔ یا اگر دوسرے احباب جماعت کو ایسے ملازمین کا علم ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

ایک مکان نیلام ہوتا ہے

ایک پختہ مکان دو منزلہ متصل مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب اندرون قصبہ ۱۲ رمئی ۱۹۳۷ء کو سرکار کی طرف سے نیلام ہوگا۔ لہذا خواہشمند صاحبان بر موقعہ بولی دیکر خرید سکتے ہیں ۲

۲ ایک اور سیر صاحب کی رائے ہے۔ کہ کم از کم اڑھائی ہزار قیمت کا مکان ہے۔ (سید غلام غوث قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہر لوئر باری دوآب کا رخ بدل دیا گیا

اس اہم سکیم سے جو ابھی پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے یہ مقصود تھا کہ دریائے چناب کا جو پانی نہر لوئر باری دوآب میں جیچو کی ملیاں کے نیچے سے ہو کر ۳۷ میل کی موجودہ رو میں بہتا ہے۔ اسے دوسری رو میں بدل دیا جائے جس کا طول صرف ۱۸ میل ہے۔ اور جو موجودہ رودبار یعنی ڈیگ ڈایورشن سکیم کے ساتھ ساتھ بہتی ہے۔ نہر کا رخ بدلنے کی غرض یہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے اس حصہ میں سیم کا انسداد ہو سکے۔

نہر اپر چناب اور ڈایورشن چینل کے مقام اتصال سے نیچے نہر مذکور کا نشیبی حصہ بلند اور ہموار رو کی صورت میں ایک سیم اور "کلر زدہ" علاقہ میں سے ہو کر گذرتا ہے۔ اس علاقہ کا رقبہ ۲½ لاکھ ایکڑ ہے۔ جس کے بیشتر حصہ میں اس وقت تک کاشت نہیں ہوتی اور جہاں کی آبادی کم ہے اب جب کہ نہر کا پانی ڈیگ کے ذریعہ لے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس کی سطح آب پہلے کی نسبت ۸ فٹ کم ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ تحت الارضی سطح آب اور بھی نیچے ہو جائے گی۔ جس سے زمین آہستہ آہستہ درست ہو کر قابل کاشت بن سکتی ہے۔ اس سکیم کے متعلق یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ پنجاب بھر میں اس وقت تک انسداد سیم کے لئے سب سے بڑی سکیم یہی ہے۔

اس سکیم کے سلسلہ میں جو تعمیری کام ۵ لاکھ روپیہ کے صرف سے مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں ڈایورشن چینل کے سرے پر ایک آبشار ہے۔ اور چینل مذکور میں جس مقام سے پانی گرتا ہے۔ اس کے نیچے نہر اپر چناب کے دائیں اور بائیں جتنے راجباہ ہیں ان سب کو باہم وابستہ رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور چینل کو چار میل کی لمبائی تک اس قابل بنا دیا گیا ہے۔ کہ اس میں سے زیادہ سے زیادہ ۶۵۰۰ کیوزک پانی خارج ہو سکے۔ جو نہر لوئر باری دوآب میں اگر ڈیگ نالا کے ذریعہ دریائے راوی تک لے جایا جائے گا۔ ڈیگ نالہ میں اس قدر پانی کے سما جانے کی گنجائش ہے۔ آبشار کی ساخت میں ذریعہ آب رسانی کا ایک ایسا التزام رکھا گیا ہے کہ نہر لوئر باری دوآب پر سے راجباہ کا پانی دس فٹ عرض کی بند نالی میں سے ہو کر گذرتا ہے۔ مزید برآں ۶۰ ہزار روپیہ کی زائد لاگت سے آبشار میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ آئندہ اس میں ۵ ٹربائن نصب ہو سکیں۔ جن کی طاقت ۳ سے ۴ ہزار کیلوواٹ ہو۔ اس سے زمانہ مستقبل میں تھوڑی سی لاگت کے ساتھ منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کو بھاری امداد مل سکتی ہے۔

آبشار جدید ترین وضع کا بنایا گیا ہے۔ اس کی بنیاد وہیں سیمنٹ اور فولاد کے بنے ہوئے شہتیر پر ہیں۔ جسے چاروں طرف سے فولادی بند کے ذریعہ مستحکم کیا گیا ہے۔ یہ فولادی بند سطح آب کے نیچے ۲۰ فٹ زمین میں گاڑے گئے ہیں۔ جب پانی اس شہتیر پر سے گذرتا ہے۔ تو پانی کے سکون و حرکت پیدا کرنے والے اثرات سے عمارت کو محفوظ رکھنے کے لئے قوت کو منتشر کرنے والے آلات اور پانی کا دباؤ معلوم کرنے والے مقیاس الآب نصب کئے گئے ہیں اور محکمہ نہر کے ملحقہ ادارہ تحقیقات میں مختلف نمونوں کی سود مندی کے متعلق بہت سے تجربات کرنے کے بعد یہ آلات نصب کئے گئے ہیں۔

اس عمارت کے بنیادی رقبہ سے پانی خارج کرنے کا عمل ہندوستان میں پہلی مرتبہ ۱۹ ایایاب ملدار کنوؤں کے ذریعہ کیا گیا۔ جن میں ایسی چھلنیاں لگی ہوئی تھیں اور جو بھاپ سے چلنے والے تین انجنوں کے ذریعہ چلتے تھے۔ یہاں کے محل وقوع کے مشکل آفریں حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ عمل بہت کامیاب ثابت ہوا۔

اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کہ چینل کو چار میل کی لمبائی تک وسعت دی گئی۔ اس عمل کو اس پانی کی "مار" کے ذریعہ پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ جسے ۸ فٹ چوڑی نالیوں میں سے گذارا گیا۔ کھال کے کنارے مٹی کھودنے والی کلیں لگی ہوئی تھیں۔ جن کے ذریعہ حسب موقع و ضرورت کناروں کو توڑا جا سکتا تھا۔ چینل کو معمولی طریقوں کی بجائے اس طرح کھودنے سے قریباً ۵ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی۔

آخر میں امید کی جاتی ہے۔ کہ جب نئی کھال اپنی اصلی وضع کردہ حالت پر آ جائے گی۔ تو پھر نہر کے مصارف قیام میں تخفیف کے ذریعہ ۷۵ ہزار روپیہ کی بچت ممکن ہو گی (محکمہ اطلاعات پنجاب)

خیالات کے اظہار کیلئے ایک اعلیٰ موقعہ

معزز ناظرین سے التماس ہے کہ وہ ذیل کے رفاہ عامہ تین مضامین میں سے کسی ایک پر اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ روشنی ڈالنے کی کوشش کریں۔ ہماری طرف سے چند ادنیٰ سکوں کا پیش کرنا گو ایسے اعلیٰ مضامین کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ تاہم یہ انعام بڑی تعظیم کے ساتھ بطور ایک قسم کے غریبانہ نذرانہ کے ہو گا۔

مضمون اول:۔ غریب بچوں کی تعلیم اور پرورش کی راہ میں اکثر کس قسم کی کوتاہیاں اور لاپرواہیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اور ان کا علاج کیسے ہو۔

اول انعام مبلغ پندرہ روپے کا —— دوم انعام مبلغ بارہ روپے کا

مضمون دوم:۔ مویشیوں کی حالت کو بہتر بنانے سے غریب مالکوں کو کیا کیا فوائد ہو سکتے ہیں۔ اور جانوروں کی طرف سے غافل رہنے میں کیا نقصان پہنچتے ہیں۔ اور کام کرنے والے جانوروں پر اکثر لاعلمی یا لاپرواہی سے کس قسم کی بیرحمیاں واقع ہوتی ہیں۔ اول انعام مبلغ پندرہ روپے دوم انعام مبلغ بارہ روپے

مضمون سوم۔ بیوگان اور دیگر غریب مستورات کا باعزت سادہ طریق پر روزی حاصل کرنے کا سوال کیسے حل ہو؟

اول انعام پندرہ روپے —— دوم انعام بارہ روپے

مذکورہ بالا مضمون لکھتے وقت حسب ذیل قواعد کا خیال رکھا جائے۔

(۱) یہ تمام مضمون صاف نستعلیق طریق سے خوشخط اردو زبان میں ہوں۔ اور نصف تختہ فلسکیپ کاغذ پر ایک طرفہ لکھے جائیں۔ اور ہر ایک بالغ شخص بلا لحاظ کسی مذہب۔ فرقہ۔ یا جنس کے صرف ایک ہی مضمون انعام کیلئے لکھ سکتا ہے۔ (۲) ہر ایک مضمون کے نیچے مضمون لکھنے والے کو اپنا پورا پتہ لکھنا چاہیئے۔ (۳) ان تمام مضامین کے متعلق جو ہمارے پاس آوینگے۔ ان پر ان مضمون لکھنے والے اصحاب کو کاپی رائیٹ وغیرہ کا کوئی دعویٰ نہیں رہے گا۔ پھر سوسائٹی ہذا کو ان میں کمی بیشی کر کے اپنے طور پر چھپوانے کا کلی اختیار ہو گا۔ (۴) یہ تمام مضمون ۱۵ جولائی ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانے چاہئیں (۵) اس مقابلہ کا نتیجہ شروع ماہ اگست ۱۹۳۷ء میں پنجاب کے دو روزانہ اخباروں کے ذریعہ شائع کیا جاویگا اور نتیجہ شائع ہونے کے بعد تقریباً ایک ہفتہ کے اندر سب انعامات بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ چک امپریل بنک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست عاجزانہ

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ط

پیارے احباب! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے ایک ۷۰ سالہ بوڑھے بھائی پر (جس کو سلسلہ عالیہ میں منسلک ہونے کی عزت بفضلہ ابتدائی صدی رواں سے حاصل ہے۔ دعا ہے کہ تا دمِ مرگ اور اس کی ذریت میں تا قیامت رہے۔ آمین یا الہ العالمین) چند ماہ سے مرضِ موتیا بند نے حملہ کیا ہے۔ جس سے لکھنے پڑھنے میں (جو واحد ذریعہ معاش ہے جس کو برعایت حالات چھوڑا نہیں جاسکتا) بہت تکلیف ہے۔ اور کسی وقت نظر بند ہو جانے کے تو خیال سے ہی گھبراہٹ ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس لئے جملہ احباب سلسلہ سے جو بفضل خدا تقویٰ اور تعلق باللہ کی بنا پر دعا سے اور علم و تجربہ کی بنا پر دوا سے مدد کرنے کے اہل ہیں۔ عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اپنے لاچار بھائی کی مدد فرمائیں۔ اور جلد ہی متوجہ ہوں جو صاحب اس درخواست کو پڑھیں وہ اسے آپ کو مخاطب سمجھیں۔ تیار دوائی کی قیمت حسب الارشاد ادا کی جائے گی۔ اور نسخہ بھیجیں تو حسب ہدایت یہاں تیار کیا جائے گا۔ اشتہاری دواؤں میں سے "بلا اپریشن موتیا بند دور" کا تجربہ ہو چکا ہے۔

خاکسار:۔ محمد یوسف اپیل نویس امیر جماعت احمدیہ مردان

بعض خریداران الفضل سے دردمندانہ اپیل

جلسہ سالانہ سے پہلے بعض دوستوں نے اس وعدے پر اپنے نام الفضل جاری کرایا تھا کہ جلسہ پر موعودہ رقوم ادا کر دیں گے۔ مگر باوجود جلسہ سے پہلے اعلانات کے ذریعے یاددہانیوں کے چند ایک کے سوا باقی دوستوں نے وعدہ پورا نہ کیا۔ اسی طرح جلسہ کے موقع پر بعض دوستوں نے اپنے نام اخبار جاری کرایا۔

اور چندہ گھر پہنچ کر روانہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔ مگر وہ وعدہ بھی پورا نہ کیا۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک تو موعودہ مدت کے اندر چندہ ادا نہ کیا۔ اور جب مجبوراً پرچے ہی روانہ کئے گئے تو وہ بھی بلا وجہ واپس کر دیئے۔

جب یہ سب کچھ ہو چکا تو میں باوجود کمزوری صحت کے سائیکل کے ذریعہ خریداروں کے پاس پہنچا اور نہایت عاجزانہ رنگ میں حساب بے باق کرنے کی درخواست کرتا رہا۔ مگر اس موقع پر بھی میری اس تکلیف اور میری غربت کا احساس نہ کیا اور چندہ ادا کرنے کے لئے پھر وعدے کئے۔

آج مجھے یہ معلوم کر کے بہت ہی دکھ ہوا ہے۔ کہ اب کی دفعہ بھی چندہ ادا کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی گئی۔ بھائیو! میں بہت ہی غریب آدمی ہوں۔ مجھے اتنا کمیشن ہی وصول ہوتا ہے جتنا تمہاری خدمت میں پہنچ کر چندہ مانگنے پر خرچ کر بیٹھتا ہوں۔ اب میں تم کو خدا اور رسول کا واسطہ دیگر درخواست کرتا ہوں۔ میری حالت پر رحم کرو۔ اور مجھ کمزور صحت والے کو اس گرمی کے موسم میں سفر کی مصیبت میں گرفتار نہ کرو۔ بلکہ اپنے اپنے چندے خود ہی دفتر الفضل میں بھیج دو۔ جن دوستوں نے ابھی تک کچھ نہیں دیا وہ بھی اپنا چندہ معقول رقم کی صورت میں ارسال کریں اور جن کا چندہ ختم ہے وہ بھی مزید چندہ بھیج دیں۔ تاکہ مجھے اطمینان کا سانس نصیب ہو۔

محمد ممتاز صحرائی کنوسیر الفضل

الفضل کا چندہ بذریعہ دفتر محاسب بھیجنے والے احباب اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ تاکہ رقم کے اندراج میں غلطی کا امکان نہ رہے

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج بہادر درجہ سوم ہوشیارپور

دعویٰ دیوانی ۸۷۱ ‎/‎ ۳۷ ۔ ۵ ۔ ۲۰ خام

لالہ مول راج ولد بیلی رام مختاری لالہ دینا ناتھ ولد لکشمی داس ذات کھتری سکنہ بٹی تحصیل ہوشیارپور بنام نبی بخش

دعویٰ ۱۳۵/- روپیہ بروئے آڑھتی وہیہ

بنام نبی بخش ولد مصاحب ذات جٹ سکنہ ہیر دیاں تھانہ و تحصیل ہوشیارپور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نبی بخش مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام نبی بخش مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ یکم ماہ جون ۱۹۳۷ء کو مقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔

اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے ربڑ سالار امرا و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ﷲ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۴ مئی۔ وزیرستان میں برطانوی فوج کی بمباری کے سلسلہ میں دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ جس وقت وزیرستان میں شدید بمباری کی جاتی ہے۔ اس سے پیشتر اشتہارات کے ذریعہ قبائل کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ فلاں حصہ کو خالی کر دیں مزید کہا۔ کہ اس وقت تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو اشخاص جنگ میں شریک نہیں۔ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور نہ ہی فصلوں کو تباہ کیا گیا ہے تقریر کے اختتام پر کہا۔ کہ حکومت ہند چاہتی ہے۔ کہ سرحد پر امن قائم کر دیا جائے۔ قبائل سے خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔ انہیں مہذب بنانے کے علاوہ ان کی اقتصادی حالت بہتر بنائی جائے۔

لاہور ۴ مئی۔ ایسٹرن بنگال ریلوے سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ شب دو سٹیشنوں کے درمیان ایک ٹرین کے بیس ڈبے زبردست طوفان باد کے باعث اڑ کر دور جا گرے جس کی وجہ سے ریلوے لائن ٹوٹ گئی کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔

شملہ ۴ مئی۔ وزیرستان کے متعلق اطلاعات مظہر ہیں کہ کل سیکنڈ انفنٹری بریگیڈ میرالی واپس آ گیا۔ تمام دن لشکر فائرنگ کرتا رہا مگر برطانوی فوج کو کوئی نقصان نہ پہنچا منزئی کے مغرب میں ایک پولیس چوکی پر قبائل نے حملہ کر دیا۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے بمباری سے انہیں منتشر کر دیا۔ ان کے متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ ۲ اور ۳ مئی کی درمیانی شب رزمک کیمپ پر حملہ کیا گیا۔ جنوبی وزیرستان میں ابھی تک قبائلی لشکر جمع ہے۔

امرتسر ۴ مئی۔ نارائن سودیشی مل چھہرٹہ میں یکم مئی کو تہوار کی چھٹی نہ کرنے کی بنا پر کارخانہ مذکور کے مزدوروں نے تین روز سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ چونکہ چند مزدوروں نے کام شروع کر دیا تھا۔ اس لئے ہڑتالی مزدوروں نے پکٹنگ شروع کر دیا۔ پولیس نے پکٹنگ کرنے والے مزدوروں پر لاٹھی چارج کیا۔ چالیس ہڑتالیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۴ مئی۔ بلباؤ کو بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں سے خالی کر دینے کے متعلق حکومت برطانیہ نے جو تجویز پیش کی تھی۔ آج برطانیہ کے وزیر خارجہ نے دارالعوام میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ باغیوں نے حکومت برطانیہ کی اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے لیکن حکومت برطانیہ ان مصیبت زدگان کی ضرور امداد کرے گی۔ فرانسیسی قونصل کی زیر نگرانی مصیبت زدگان کو شہر سے لے جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور برطانوی قونصل بھی اس سلسلہ میں ہر قسم کی امداد کر رہا ہے۔

لکھنؤ ۴ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے قواعد وضوابط کی از سر نو ترتیب کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے سفارش کی ہے۔ کہ مسلم لیگ کے مستقل صدر کے تقرر کے طریق کو اڑا دیا جائے۔

بلباؤ ۴ مئی۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ چار ہزار اطالویوں اور ہسپانویوں کا ایک لشکر درانگو اور راموریٹیا پر حملہ آور ہوا خونریز جنگ کے بعد حملہ آوروں کو پسپا ہونا پڑا۔ ایسلا ایسکا میں باغیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ برمیو اور منڈیکا پر قابض ہو گئے ہیں باسک کے تین ہزار باشندے مقبوضہ شہروں سے بلباؤ کی طرف آ رہے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۴ مئی معلوم ہوا ہے۔ خان محمد نواز خان اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ میران شاہ کو ریاست قلات کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔

پونا ۴ مئی۔ کل سونیا مارُتی مندر میں ستیہ گرہ کے سلسلہ میں ۳۴ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ کل کے گرفتار شدگان میں ایک بیرسٹر اور پانچ سادھو بھی شامل ہیں۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں پانچ اشخاص کو ۲۵ روپیہ جرمانہ اور سات کو پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔ مسٹر لٹھا داس مہتہ وزیر مالیات نے آج اس رقبہ کا معائنہ کیا۔

کلکتہ ۴ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح مزدور رہنماؤں اور وزیر عمال مسٹر سہروردی کے درمیان موجودہ ہڑتال کے متعلق گفت وشنید ہوتی رہی۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ وزیر نے مزدور رہنماؤں کے مطالبات پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے

ویلنشیا ۴ مئی۔ حکومت ہسپانیہ کا دعوٰی ہے۔ کہ سرکاری افواج نے بلباؤ کا محاصرہ کرنے کے لئے باغیوں کی کوشش کو ناکام بنا دیا ہے۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ لڑائی کے بعد اہل باسک نے ۵۰۰ اطالویوں کو دفن کیا بلباؤ کے ارد گرد تمام محاذوں پر کل صبح سے شام تک کل ۲۵۰۰ اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ باسک سے آمدہ ایک افسر کا بیان ہے کہ درجنوں اطالویوں نے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں۔ تاکہ گورنیکا کی خلیج کو عبور کر کے جانیں بچا سکیں۔

امرتسر ۴ مئی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے

مراد آباد ۴ مئی۔ کانگرس میں مسلمانوں کی شمولیت کے مسئلہ پر غور وخوض کرنے کے لئے جمعیۃ العلماء ہند کا اجلاس مراد آباد میں منعقد ہو رہا ہے

ناگپور ۴ مئی۔ بہار اسمبلی کے ارکان کے نام ڈاکٹر کھارے لیڈر کانگرس پارٹی نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں انہیں اطلاع دی گئی ہے۔ کہ ۱۱ مئی کو ناگپور میں اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ سرکلر میں ڈاکٹر کھارے نے لکھا ہے کہ موجودہ وزارت کسی پارٹی کی نمائندہ نہیں۔

لاہور ۴ مئی۔ "ملاپ" لکھتا ہے کہ وزارت پنجاب نے آئندہ سال کا جو میزانیہ تیار کیا ہے۔ اس میں سرکاری ملازموں کی تنخواہ میں تخفیف کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔ مخالف پارٹی اس تجویز کی مخالفت کرے گی۔

روما ۴ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسولینی عنقریب برلن جائیگا تاکہ ہٹلر سے تبادلہ خیالات کر کے ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے متعلق کوئی مناسب اقدام کیا جائے۔ کیونکہ جنرل فرانکو کی کمزوری سے صورت حالات نازک ہو رہی ہے۔

لنڈن ۴ مئی۔ کل دارالعوام میں ہندوستان کے موجودہ آئینی تعطل کے متعلق بعض سوالات کے جواب میں نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ جہاں تک اسمبلیوں کے اجلاس بلانے کا سوال ہے حکومت برطانیہ دخل نہیں دینا چاہتی اسمبلی کے اجلاس گورنر ہی مدعو کر سکتے ہیں۔ چھ ماہ کے اندر اجلاس ضرور بلائے جائیں گے۔ مسٹر مارگن جونز نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر چھ ماہ سے پہلے اسمبلیوں کے اجلاس بلائے نہ گئے تو یہ ایک نہایت ناپسندیدہ امر ہوگا مسٹر بٹلر نے کہا میں نے کہا ہے۔ کہ گورنروں کو چھ ماہ کے اندر اسمبلیوں کے اجلاس ضرور مدعو کرنے پڑیں گے۔

انگورہ ۴ مئی۔ وزیر داخلہ ترکیہ نے شامی ترکی مناقشت کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس شورش کے پس پردہ فرانس کا ہاتھ ہے مگر فرانس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسکندرونہ کا مسئلہ آئینی طریق پر کبھی طے نہ ہوگا اور نہ ترک فرانس کی دھمکیوں سے مرعوب ہونگے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل ... سے شائع کیا